REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۸/۱۳ — ۱۶ وفا ۱۳۳۸ ہش — ۱۶ جولائی ۱۹۵۹ء — نمبر ۱۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

بے چینی میں قدرے افاقہ ہے۔ لیکن ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مری

مری ۱۴ جولائی بوقت سوا نو بجے صبح — بذریعہ فون

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی مگر پرسوں کی نسبت کچھ کم تھی۔ رات ٹانگ میں شدید درد کے باعث نیند بہت کم آئی۔ اس وقت بے چینی تو کم ہے۔ مگر ٹانگ میں درد بدستور ہے احباب جماعت التزام کے ساتھ درد دل سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹½ بجے صبح ؛ مری ۱۴ جولائی ۱۹۵۹ء

ربوہ کے نواحی دیہات میں خدام کی امدادی مساعی

خدام نے چار منہدم شدہ مکانات کا ملبہ اٹھایا

ربوہ ۱۵ جولائی۔ ربوہ کے سیلاب زدہ نواحی دیہات میں خدام کی امدادی مساعی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کل بھی دس دس خدام پر مشتمل دو امدادی پارٹیاں چک منگرہ اور کھڑکن روانہ کی گئیں۔ چک منگرہ میں اس پارٹی نے غریب اور مستحق امداد اشخاص کے چار منہدم شدہ مکانات کا ملبہ اٹھا کر جگہوں کو اس قابل بنایا کہ ان پر دوبارہ مکانات تعمیر ہو سکیں۔ کھڑکن کے رہنے والوں نے گاؤں کے گرد بند باندھ رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے گاؤں بڑی حد تک محفوظ حالت میں تھا۔ وہاں کے لوگوں نے خدام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ سردست انہیں امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے دو مہتمم صاحبان نے کل احمد نگر جا کر وہاں کے نقصان کا جائزہ لیا۔ اور تعمیر کا پروگرام تجویز کیا جس پر بعد میں عمل کیا جائے گا ؛

سات اضلاع کو مصیبت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا

لاہور ۱۴ جولائی۔ صوبائی حکومت نے ذیل کے سات اضلاع کو مصیبت زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ شیخوپورہ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان۔ ان اضلاع کے متعلقہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کو فلڈ ریلیف کمشنر کے تمام اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ ان علاقوں میں فوری طور سیلاب زدگان کی امداد کا کام کر سکیں۔ اس کے علاوہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ملتان اور راولپنڈی ڈویژن کے کمشنروں کو علی الترتیب ۵ ہزار اور ۲۵ ہزار روپے کی مزید رقم دی گئی ہے۔ ان علاقوں میں نقصانات کا صحیح اندازہ لگایا جا رہا ہے۔

بیرونی تجارت سے ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ کا فائدہ

کراچی ۱۵ جولائی۔ مرکزی دفتر شماریات نے جو عارضی اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مئی ۱۹۵۹ء میں پاکستان سے برآمد کی مالیت درآمد کے مقابلے میں ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے زیادہ تھی ؛

سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی ایک سال میں ختم ہو جائیگی

صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں میں طبی تحقیقات کی سہولتیں

بہاولپور ۱۴ جولائی۔ ڈاکٹر محمد جمال بھٹہ ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن اور ریسرچ ہیلتھ سروس نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کے تمام بڑے ہسپتالوں میں طبی تحقیقات کی مزید سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں ذاتی جوہر کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اگر ڈاکٹروں کو مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں۔ تو وہ ملک کی فلاح و بہبود میں بہت زیادہ معاون ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر بھٹہ کل صبح لاہور سے بہاولپور پہونچے تھے۔ انہوں نے بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کا بھی معائنہ کیا۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئندہ سال طبی تعلیم کے مختلف اداروں سے اتنے طلباء پاس ہو کر نکلیں گے۔ کہ تمام ہسپتالوں کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ اس کے بعد جو طلباء کامیاب ہوں گے انہیں یا تو خود اپنے دواخانے کھولنے پڑیں گے۔ یا غیر سرکاری ملازمتیں تلاش کرنا پڑیں گی ؛

تبت میں بھارتی باشندوں پر تشدد

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کے سیاسی نامہ نگار کی ایک رپورٹ کے مطابق تبت کے چینی حکام نے بھارت کے خلاف زبردست مہم شروع کی ہے۔ لاسہ اور دوسرے شہروں میں مقیم بھارتی باشندوں کو طرح طرح سے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ تنگ آ کر تبت سے نقل مکانی کر کے بھارت جانے پر مجبور ہو جائیں ؛

۴۴ امداد پانے والے ۳۳۱ سکولوں میں بدھ طلباء کے لئے مذہبی تعلیم کا بندوبست ہے۔

درخواست دعا

ربوہ ۱۵ جولائی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ بغرض علاج کل لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

لنکا کے سکولوں میں مذہبی تعلیم

کولمبو ۱۵ جولائی۔ سیلون کی وزارت تعلیم کے ایک حالیہ فیصلہ کے مطابق سارے سیلون کے سکولوں میں مذہبی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ سیلون کے ساڑھے نو سو سرکاری اور ۴۴

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ - مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۵۹ء

مصلحین کا مقام

(۲)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۴ جولائی

ہم نے مولانا زیدی صاحب کے مضمون کے متعلق معروضات پیش کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے بھی دیگر مذاہب کے پیروؤں کی طرح یہ اعتقاد بنا لیا ہے کہ کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اور اب کسی فرستادۂ حق کی ضرورت نہیں جو اس کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ کی تبلیغ و اشاعت اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں کرے۔ یہی رجحانات ہیں جنہوں نے ہر ایک فرقہ کو اپنے اپنے مزعومہ حلقہ کے اندر بند کر دیا ہے۔ اور جس نے باہمی تصادم کی راہیں کھول دی ہیں۔ کل حزب بما لدیھم فرحون (روم ۳۲) آپ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ جب جب انکے پیروؤں کا یہ اعتقاد ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی۔ اسی وقت ان میں انتشار اور فرقہ بندی پیدا ہو کر نقصان کا باعث ہوتی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں تبلیغ و اشاعت کا الٰہی پروگرام بھی بتا دیا گیا ہے۔ کیونکہ کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ کی موجودگی میں اس مغالطہ میں پڑنا زیادہ آسان ہے۔ کامل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ کا ہی تقاضہ تھا کہ اس مکمل شریعت اور کامل اسوۂ حسنہ کی محافظت کا الٰہی پروگرام بھی واضح کر دیا جاتا۔ جیسا کہ حدیث مجددین سے واضح ہوتا ہے۔"

مولانا ہماری اس رائے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ ہم اختلاف رائے کو ان کا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے علمی انداز کی قدر کرتے ہوئے ان کے اختلاف کا قدرے یہاں جائزہ لیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک اس سلسلہ میں جو چیز سب سے پہلے سمجھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ ایک مصلح اور نبی کی ذات میں کیا فرق ہے۔ کیا یہ دونوں لفظ کسی ایک شخص کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ میرے نزدیک اس کا جواب نفی میں ہے۔ اس گنجائش کے باوجود کہ ہم ایک نبی کو مصلح بھی کہہ سکتے ہیں۔ ہر مصلح کو نبی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ نام صرف ان نفوس قدسی کے لئے مخصوص ہے جو وحی والہام کے ذریعہ براہ راست ذات باری تعالیٰ سے ہدایات حاصل کرتے تھے۔ اور یہ اعزاز حاصل کرنے میں ان کی کسی ذاتی یا خاندانی خصوصیت کو قطعی دخل نہ تھا۔ بلکہ یہ عزت صرف اللہ رب العزت کی مہربانی سے حاصل ہوتی تھی۔ وحی اور الہام کی قوت حاصل ہونے کے باعث ان کا ہر عمل قابل تقلید اور ہر فیصلہ بے داغ ہوتا تھا سوائے ان باتوں کے جن کے بارے میں وہ خود تخصیص فرما دیتے تھے

اس کے مقابلہ میں مصلح ایک عام انسان ہوتا ہے۔ اپنی ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے بالغ ہونے کے باوجود اس کے ہر فیصلے پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک پیغمبر کی طرح وہ کبھی غلطی نہ کرے گا۔ اور اپنی ان بشری کمزوریوں کی وجہ سے اس کے لئے لازمی ٹھہرتا ہے۔ کہ وہ کسی رسول کی شریعت کا اتباع کرنے والا ہو۔ میرے نزدیک اپنے اونچے منصب اور شاندار اصلاحی کارناموں کے باوجود مجددین بھی اس تعریف میں آتے ہیں۔ یعنی ان کے لئے یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ رسول کی لائی ہوئی شریعت کے مقابلہ میں کسی نئی شریعت کی بنیاد ڈالیں۔ ان کی کوششوں کا پھیلاؤ صرف اس حد تک ہو سکتا ہے کہ زمانے کے تقاضوں اور انسانی ذہن کی ناپختگی کے باعث رسول کے احکام کے جو پہلو ابھی تک واضح نہیں ہوئے تھے انہیں واضح کر دیں اور خاص اپنے گرد عقیدت مندوں کا گروہ جمع کرنے کی جگہ لوگوں کے دلوں میں اس احترام کو زیادہ کریں۔ جو ایک صاحب شریعت رسول کے لئے لازمی طور سے موجود ہوتا ہے۔"

اس کا جواب ہم فی الحال خود عرض نہیں کرتے۔ ہم صرف مولانا ابو النظر صاحب رضوی کے ایک مضمون سے ایک حوالہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ جو صدق جدید ۲۰ مارچ ۱۹۵۹ء میں صفحہ ۶ پر "ایک مرحوم فاضل کا مکتوب" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔

"میں نے بزرگ محترم علامہ سید سلیمان ندوی صاحب سے بھی ایک ملاقات پر عرض کیا تھا کہ جو لوگ اپنے تمام عقائد و اعمال بلکہ فقہیات میں بھی ہم سے مماثلت رکھتے ہوں اور ختم نبوت کے تصور پر اعتقاد کا یقین دلاتے اور اس پر دلائل کا انبار جمع کرتے ہوئے صرف ایک تاویل کرتے ہوں۔ کیا انہیں حق پرستانہ جذبہ کے نام پر کافر بنایا جا سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کی تاویل تشریح کی طاقت بھی کسی دوسری شخصیت کی طرف منتقل نہ کر رہی ہو۔ جو نبوت کا بنیادی کام ہے۔ علامہ محترم نے ... فرمایا کہ ظل نبوت کی اصطلاح علمائے سلف نے کہیں استعمال نہیں کی۔ اس لئے یہ ایک بدعت ہے۔ میں نے عرض کی کہ ایسا نہیں ہے۔ علماء کرام پہلے بھی اس اصطلاح کو استعمال کر چکے ہیں۔ شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے منصب امامت میں امام کے لئے ظل نبوت کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اور بالکل یہی پوزیشن یہاں ہے۔ ہاں آپ اس چیز پر بحث و گفتگو کر سکتے ہیں۔ کہ خود مرزا ئے قادیانی امام و مجتہد یا مہدی و رہبر بن سکنے کی صلاحیت رکھتے تھے یا نہیں جو لوگ انہیں اپنے حسن ظن کی بناء پر ایک بزرگ سمجھ رہے ہیں انہیں صرف ختم نبوت کی آڑ میں کافر نہیں بنانا چاہیئے۔ یہ کفر سازی کے دروازہ کو کھولتا ہے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقے ایک دوسرے کو کافر کہتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اخلاقی حالت اور خدا کا یقین یکساں طور پر سب میں کم ہو چکا۔ ایک بریلوی خیالات رکھنے والے عالم نے فرمایا تھا۔ کہ قادیانیوں کو مذہبی اقلیت قرار دینے کی ہم اسی لئے تائید کر رہے ہیں۔ کہ جب ایک مرتبہ عقائد کی بناء پر اقلیت و اکثریت بنانے کا راستہ ہموار ہو جائیگا۔ تو ہم دیو بندیوں کو اقلیت بنانے کا مطالبہ شروع کر دیں گے۔ کیونکہ عرس و مولود سے دلچسپی رکھنے والے دیو بندیوں سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

مجھے تو حیرت ہے کہ ہمارے علماء کرام زندگی کے سخت ترین مشکلات کا حل تلاش کرنے کی بجائے ایسے فرضی مسائل میں الجھنے اور شکست خوردہ ہو کر خاموش ہو جانے کو کیوں پسند کرتے ہیں۔ ہمارے علماء کا کونشن پاکستان کے کسی اہم مسئلہ پر آج تک نہ ہوا۔ اگر خیال آیا تو قادیانیوں کے لئے۔ اگرچہ باہمی اختلافات کی بنیاد پر وہ کام بھی نہ ہو سکا۔"

اس حوالہ سے احمدیوں کی پوزیشن کسی قدر واضح ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ ہم نے کہا تھا اس کو سمجھنے کے لئے اس سے مدد ملتی ہے تاہم مولانا زیدی صاحب کی تفہیم کے لئے ہم مزید وضاحت کر دیتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز ایسا نبی نہیں سمجھتے جو کوئی نئی شریعت لایا ہو۔ ہم آپ کو صرف ایسا فرستادۂ حق مانتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اوٹ نہیں بلکہ اس کا آئینہ ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

امت محمدیہ میں وقتاً فوقتاً اپنی طرف سے ایسا انسان کھڑا کر سکتا ہے جو حدیث ما بقی من النبوۃ الا المبشرات کے مطابق صرف تنذیر و تبشیر کے لئے مبعوث ہوں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آوردہ دین میں ایک ذرہ برابر بھی ردّ و بدل نہ کریں۔ بلکہ اپنے نمونہ سے اسی دین کے لئے نئی فعالیت اور نئے جوش پیدا کریں۔ اور اسی دین کو بلاکم و کاست پھیلائے۔ آخر زیدی صاحب غور فرمائیں کہ ایسے مامور مبعوث کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کونسی روک اپنے اوپر لگائی ہوئی ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اوپر کی آیہ کریمہ کے مطابق حفاظت دین کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے مامور مبعوث کر سکتا ہے۔ اس سے اگر زیدی صاحب کو اختلاف ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ہماری رائے ہے۔ کہ آج مسلمانوں اور دنیا کی ایسی حالت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے "ذکر" کی حفاظت کے لئے کسی اپنے مامور کو مبعوث کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ حالت ظھر الفساد فی البر والبحر ایسی ہے کہ کوئی انسانی طاقت یا کوئی انسانی تدابیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ بلکہ "زندہ خدا" اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اپنے مامور کے ذریعہ دین کے مقصد کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ اور موجودہ باطل اور دجالی لشکروں کو شکست دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس ذریعہ سے پھر ایمانوں میں ایسی جان ڈال سکتا ہے۔ کہ وہ ان لشکروں سے نبرد آزما ہوں۔ اور انہیں شکست دیں:

یہ امر قابل غور ہے اور ہم کو یقین ہے کہ مولانا زیدی صاحب اس پر غور فرمائیں گے جماعت احمدیہ کا مقصد اسی اسلام کو دنیا پر غالب کرنا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ آیا ہے۔ وہ کسی ایسے نبی پر ایمان نہیں رکھتی۔ جو اس دین کے ایک ذرّے کو بھی کم و بیش کرے۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل کھڑا ہو کر اپنی دعوت دے۔ خود مولانا زیدی صاحب کے الفاظ میں ہمارا ایمان ہے کہ

"جو لوگ سچے دل سے اسلام کے حلقہ بگوش ہیں۔ ان کے لئے سب سے بڑا اعزاز حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے۔"

(باقی)

مُعاہدہ حِلف الفضُول

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مکہ میں حلف الفضول کا معاہدہ ہوُا یعنی تین فضل نامی شخصوں نے ایک انجمن بنائی کہ اس کے سب ممبر قسم کھائیں کہ مظلوم کی مدد کریں گے (میں نے بھی اس کی نقل میں ایک تحریک جاری کی تھی مگر افسوس کہ وہ اب تک کامیاب نہیں ہو سکی جب خدا تعالےٰ چاہے گا کامیاب ہو جائے گی۔ یہ تحریک ایک رویا کی بنا پر تھی۔ میں نے دیکھا کہ گویا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہوُا ہے۔ کہ تم اپنے خاندان کے لوگوں سے کہہ دو کہ اگر حلف الفضول پر ان کا عمل رہے تو وہ تباہی سے بچے رہیں گے) اس معاہدہ کے بعد وہ نوجوان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی پہنچے۔ یہ دعویٰ سے پہلے کی بات ہے۔ آپ نے بھی غرباء کی مدد کرنیکی قسم کھائی۔ اور اس معاہدہ میں شامل ہو گئے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ نوجوان اس معاہدہ کو بھول گئے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو سچے آدمی تھے۔ آپکو یہ معاہدہ یاد رہا۔ جب آپؐ نے دعوےٰ کیا تو ایک دن بعض مخالفوں نے شرارتاً یہ چاہا۔ کہ آپ کا امتحان لیا جائے انہوں نے سوچا کہ آپؐ نے بھی غریبوں کی حمایت کے لئے قسم کھائی تھی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ غریبوں کی حمایت کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک بدوی تھا جس سے ابوجہل نے کچھ سامان لیا تھا مگر اس کی رقم اسے نہ دی تھی۔ وہ بدوی مکہ میں آتا اور شور مچاتا۔ کہ ہم باہر سے آتے ہیں۔ اپنا سودا یہاں فروخت کرتے ہیں مگر مکہ کے یہ لوگ جو بیت اللہ کے محافظ اور مذہبی آدمی سمجھے جاتے ہیں ہم پر اس اس رنگ میں ظلم کرتے ہیں اور جب لوگ اس سے دریافت کرتے کہ کیا ہوُا تو وہ کہتا کہ ابوجہل نے میری اتنی رقم دینی ہے مگر وہ نہیں دیتا وہ کچھ فاترالعقل سا تھا۔ اور یوں اس کا نقصان بھی کافی ہوُا تھا۔ جب وہ اس طرح بار بار شور مچاتا تو ایک دن لوگوں نے مشورہ کرکے فیصلہ کیا کہ اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دو۔ اور اسے کہو کہ وہ آپ کو ساتھ لے جائے۔ ان کی نیت نیک نہیں تھی۔ ان کا منشاء صرف یہ تھا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نہ گئے تو ہم کہیں گے کہ دیکھو آپؐنے غریبوں کی مدد کے لئے قسم کھائی ہوئی تھی مگر اس کو پورا نہ کیا۔ اور اگر گئے تو چونکہ ابوجہل آپ کی بات نہیں مانے گا۔ آپؐ ذلیل ہونگے۔ بہرحال انہوں نے اس بدوی کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے حالات سنے تو آپ نے اسی وقت اپنی چادر سنبھالی اور اس بدوی کے ساتھ چل پڑے۔ ابوجہل کے دروازہ پر پہنچ کر آپؐ نے دستک دی جب وہ باہر آیا تو آپؐ نے فرمایا اس بدوی کی کچھ رقم آپ نے دینی ہے۔ اسے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ میں آپ کے پاس اسلئے آیا ہوں کہ آپ اس کی رقم اسے دیدیں اس نے کہا اچھا میں ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ اندر گیا اور روپیہ لا کر اس نے بدوی کو دے دیا۔ جب اسکے دوستوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اسے طعنہ دیا کہ تم تو ہمیں کہتے تھے۔ کہ ان کا مال کھانا جائز ہے (جیسے آج کل بعض مولوی کہتے ہیں کہ احمدیوں کا مال لوٹ لینا اور اسے کھا جانا جائز ہے) مگر تمہاری اپنی یہ حالت ہے کہ روپیہ فوراً لا کر دے دیا تم نے یہ کیا کیا۔ ہم نے تو اس کو ذلیل کرنے کے لئے یہ منصوبہ کیا تھا مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ الٹا ہم ذلیل ہو گئے۔ جب دوستوں نے اسے یہ طعنہ دیا تو روایتوں میں آتا ہے ابوجہل نے انہیں یہ جواب دیا کہ خدا کی قسم جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو میں نے دیکھا کہ آپکے دائیں اور بائیں دو مست اونٹ کھڑے ہیں۔ اور مجھے یوں معلوم ہوُا کہ اگر میں نے انکار کیا تو یہ دونوں اونٹ مجھ پر حملہ کر دیں گے اس لئے میں ڈر گیا اور میں نے روپیہ لا کر دیدیا۔ بہرحال یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اب خواہ یہ سمجھ لو۔ کہ ایک یتیم آپ کے پاس سفارش کے لئے آیا۔ اور آپ اس کے ساتھ چل پڑے اور خواہ اس واقعہ کو درست تسلیم کر لو۔ کہ ایک بدوی آپکے پاس آیا اور آپؐ اس کی رقم دلوانے کے لئے ابوجہل کے پاس گئے۔ ان دونوں میں سے کوئی بات سمجھ لو تاریخ اس بات پر متفق ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابوجہل کے پاس گئے۔ اور آپ نے ایک غریب کا کھایا ہوُا مال اس سے اگلوا دیا۔ مذکورہ بالا معاہدہ کے بارہ میں احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کیا جاہلیت کی کوئی بات ایسی ہے۔ جسے آپ پسند فرماتے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں حلف الفضول ایک ایسی چیز تھی کہ آج میں اسے اسلام میں بھی پسند کرتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ لو دعیت الاٰن لاجبت۔ اگر اب بھی میں اس کی طرف بلایا جاؤں تو میں اس میں ضرور حصہ لوں۔ مظلوم کی مدد کرنا ایک بہت بڑی قیمتی چیز ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں میں سے اب یہ بالکل مٹ گئی ہے وہ یوں تو بڑے جوش و خروش کا اظہار کرتے ہیں مگر غریبوں کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لوگ ایکدوسرے کے منہ کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور جس کا لحاظ ہوتا ہے اس کی طرفداری کرنے ہیں۔ حالانکہ اصل تقویٰ یہ ہے کہ جس کا حق مارا جا رہا ہو اس کی تائید کے لئے انسان کھڑا ہو جائے۔ اور اس کا حق دلوانے کے لئے دوسرے کے دروازہ پر دھرنا مار کر بیٹھ جائے اور کہے کہ میں تب تک نہیں ہلوں گا۔ جب تک اس کا حق اسے نہ دلوا لوں۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک سے ہمدردی کرو اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو۔ اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اسکی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ غیروں اور ہندوؤں کیساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسکو جھڑکیاں دیکر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اسکو لیکر ٹھہر گیا! اور اسکو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اسپر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا۔ اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات صـــ ۲۴۲)

درخواست دُعا

خاکسار کا بھائی بشیر احمد ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب سے باعزت بریت کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار محمود احمد شور کوٹ شہر)

سیلاب کے موقع پر ربوہ کے نواحی دیہات میں خدام الاحمدیہ کی قابلِ قدر امدادی مساعی

پانی، دلدل اور کیچڑ کے باوجود ڈیڑھ درجن دیہی بستیوں کا دورہ۔ مکانات کی مرمت اور ادویات کی تقسیم

دریائے چناب میں سیلاب کی اطلاع ملتے ہی ربوہ کے خدام الاحمدیہ نے مجلس انصار اللہ اور دیگر جماعتی تنظیموں کے تعاون سے وسیع پیمانے پر نواحی بستیوں میں سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ جو اب تک جاری ہے۔ اسی امدادی مساعی کی رپورٹ روزانہ الفضل میں شائع ہوتی رہی لیکن چونکہ الفضل ان ایام میں بیرونی جماعتوں تک نہیں پہنچ رہا۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے تین یوم کی امدادی مساعی کی مختصر رپورٹ یکجائی طور پر درج ذیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

۷ جولائی کی رپورٹ

ربوہ ۷ جولائی صبح کو ریڈیو اور اخبارات وغیرہ کے ذریعہ مغربی پاکستان کے دوسرے دریاؤں کے علاوہ چناب میں بھی مزید سیلاب آنے کی اطلاع موصول ہونے پر امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر ہدایت مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ نے صبح نو بجے فوری طور پر اپنے دفتر میں سیلاب کی صورتِ حال پر غور کرنے اور امدادی کام کی تنظیم مکمل کرنے کی غرض سے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔ لوکل انجمن احمدیہ اور جماعت احمدیہ احمد نگر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں سیلاب کی صورتِ حال سے نپٹنے اور ارد گرد کے دیہات میں امدادی کام سرانجام دینے کے لئے تنظیمی ڈھانچہ مرتب کرکے اسے آخری شکل دی گئی۔

وسائل اور ضروریات کا جائزہ

اس اجلاس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، قیادت ربوہ اور لوکل انجمن احمدیہ نے فوری طور پر اپنی اپنی مجالس عاملہ کے اجلاس طلب کرکے اپنے وسائل اور ضروریات کا جائزہ لیا اور فوری طور پر کام کا آغاز کرنے کے لئے تفصیلی لائحہ عمل تیار کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیالکوٹ، جہلم، گجرات، لالہ موسیٰ، وزیر آباد اور بعض دیگر مقامات کی مجالس کو فوری طور پر بذریعہ تار ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے سلسلہ میں خدمتِ خلق کا فریضہ شایان شان طریق پر ادا کریں۔ اور اس ضمن میں حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے ہر ممکن خدمت بجا لائیں۔

امدادی سرگرمیوں کا آغاز

دوپہر تک یہ تمام انتظامی امور مکمل ہونے کے بعد خدام کی امدادی پارٹیاں فوری طور پر حرکت میں آگئیں۔ کوٹ امیر شاہ، کمال کے، چھنیاں، کھڑکن، احمد نگر اور دوسری ملحقہ دیہی بستیوں کی طرف سائیکل سوار خدام روانہ کر دیئے گئے جنہوں نے وہاں سیلاب کی تفصیلی اطلاع پہنچانے کے علاوہ یہ معلومات حاصل کیں کہ انہیں کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے تاکہ اس کا فوری طور پر انتظام ہو سکے۔ نیز سرگودھا جانیوالی بڑی سڑک کے نشیبی حصے پر فاصلے فاصلے کے ساتھ سولبلیاں زمین میں نصب کر دی گئیں تاکہ پانی آنے پر گہرائی کا صحیح اندازہ ہونے اور پھر ان بلیوں کے ساتھ رسے باندھ کر انکے سہارے مسافروں کو پانی میں سے گذارنے میں مدد مل سکے بکثرت تعداد میں کدالیں، بیلچے اور تغاریاں وغیرہ نیز گیس اور لالٹینیں بڑی تعداد میں فراہم کرائی گئیں علاوہ ازیں متعدد کشتیوں کی مرمت کرکے کشتی ران خدام کو ہر آن تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا۔ ہر ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے ان سب تنظیموں کے دفتر دن کو چوبیس گھنٹے کھلا رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اسی طرح قیادت ربوہ کے خدام سینکڑوں کی تعداد میں ربوہ کے نشیبی محلوں دارالیمن اور دارالصدر غربی میں پرانے بندوں کی مرمت کرنے اور بعض نئے بند بنانے میں مصروف ہو گئے لحظہ بہ لحظہ سیلاب کی صورتِ حال سے باخبر رہنے کے لئے ربوہ سے کافی فاصلے پر تین مختلف سمتوں میں اطلاعات کی تین پوسٹیں قائم کر دی گئیں۔

۸ جولائی کی رپورٹ

سیلاب زدہ علاقے میں خدام الاحمدیہ کی امدادی پارٹیاں مصیبت زدگان سیلاب کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں مصروف رہیں۔ نشیبی علاقوں کے بندوں کی نہایت مستعدی سے حفاظت کرنے اور انہیں درست حالت میں رکھنے کے علاوہ دن بھر خدام کی پارٹیاں سرگودھا جانے والی سڑک پر مسافروں کو گہرے پانی میں سے بحفاظت گذارنے میں مدد دیتی رہیں سڑک کے نشیبی حصہ پر پانی آنے سے قبل ہی سولبلیاں نصب کرکے ان کے ساتھ رسے باندھ دیئے گئے تھے تاکہ ان کے سہارے سے مسافر پانی میں سے گذر کر ایک طرف سے دوسری طرف جا سکیں۔ چنانچہ خدام مسافروں کے ہمراہ جا جا کر انہیں دوسری طرف پہنچاتے رہے۔ نیز انہوں نے ان کا سامان بھی پانی میں سے گذار کر دوسری جانب پہنچانے میں مدد دی علاوہ ازیں پانی میں گرے ہوئے ایک شخص کو کشتی کے ذریعہ معہ اس کے سامان کے نکالا گیا۔

ربوہ میں سیلاب زدگان کی آمد

ملحقہ دیہات کے لوگ کل صبح ہی سے ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے تھے چنانچہ صدر صاحب عمومی کی رپورٹ کے مطابق کل پچاس سے زائد کنبوں کو ربوہ میں جگہ دی گئی اور سینکڑوں کی تعداد میں ان کے مویشیوں کے لئے جگہ کا انتظام کیا گیا

نشیبی علاقوں کے حفاظتی بند

ربوہ کے نشیبی محلوں میں سے دارالصدر غربی اور دارالرحمت غربی (فیکٹری ایریا) کے بند خدا تعالیٰ کے فضل سے پانی کے انتہائی زور کے مقابلے میں قائم رہے اور خدام کی پارٹیاں دن بھر ان بندوں پر مٹی ڈال ڈال کر ان کی حفاظت کرتی رہیں۔ ان دونوں بندوں کو مضبوط بنانے میں خدام نے نہایت محنت اور اخلاص سے کام کیا۔ اس کی وجہ سے ان دونوں محلوں کے نشیبی سرے کے مکان سیلاب کی زد میں آنے سے محفوظ رہے۔ البتہ دارالیمن کا بند پانی کی براہ راست ٹکر کے باعث خدام کی انتہائی کوشش کے باوجود قائم نہ رہ سکا۔ جس کی وجہ سے اس محلہ کے سرے کے چند مکان زیر آب آگئے تھے۔ اب پانی کی سطح نیچی ہونے کی وجہ سے وہاں سے پانی اتر گیا ہے۔ اس علاقے میں پانی کے بہاؤ کے ساتھ ایک جنگلی سؤر آ نکلا جس نے ایک راہ گیر اور محلے کے ایک بچے کو زخمی کر دیا۔ مجروحین کو فوری طور پر فضل عمر ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ دونوں اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ سؤر کو بندوق کا نشانہ بنا کر مار دیا گیا۔

۹ جولائی کی کارگذاری

سیلاب زدہ علاقے میں سیلاب کا پانی اترنے کے ساتھ ساتھ ربوہ کے ایثار پیشہ خدام نے اپنی امدادی مساعی کے دوسرے دور کا آغاز کر دیا۔ پہلے دور کا تعلق سیلاب کے دوران سیلاب زدگان اور مسافروں کو ہر ممکن امداد پہنچانے سے تھا۔ امدادی مساعی کا موجودہ دور سیلاب کا پانی اترنے کے بعد گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھانے۔ انہیں از سر نو تعمیر کرنے اور ان علاقوں کو امراض سے محفوظ رکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ کل سیلاب کا پانی بڑی حد تک اتر جانے کے بعد خدام کی متعدد امدادی پارٹیوں نے ربوہ کے ارد گرد دور دور تک سیلاب زدہ بستیوں اور ڈیروں کا دورہ کرکے وہاں کی صورت حال کا جائزہ لیا اور یہ معلوم کرکے کہ ان بستیوں میں متعدد کچے مکانوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے مکانات تعمیر کرنے کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کیں۔ لیکن ارد گرد دلدل اور کیچڑ وغیرہ ہونے کے باعث ابھی وسیع پیمانے پر مکانوں کی تعمیر ممکن نہیں ہے تاہم خدام نے کوٹ امیر شاہ میں مسلسل دو گھنٹے تک کام کرکے ایک غریب عورت کی گری ہوئی دیوار تعمیر کی۔ خدام کی پارٹیوں نے جن دیہی بستیوں کا دورہ کرکے صورت حال کا جائزہ لیا اور اپنی خدمات پیش کیں ان میں جھلار، کمال کے، کھڑکن، بستی والا، بابل دی جی ٹھٹھا، کوٹ امیر شاہ، ڈیری فارم کوٹ امیر شاہ، چھنیاں، عثمان والا، چک منھرہ، ڈیرہ سید احمد، ڈیرہ شمس الحسن، ڈیرہ نامر شاہ، محمد حیات دی ڈھیری اور احمد نگر وغیرہ شامل ہیں۔

مجلس مرکزیہ کی زیر ہدایت یہاں کی مقامی مجلس معماروں اور لکڑی کا کام جاننے والے خدام کی فہرستیں مرتب کر رہی ہے

علاوہ ازیں ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ انہیں سیلاب زدہ بستیوں میں تقسیم کرکے اس علاقے کو امراض سے محفوظ کیا جا سکے۔

سرگودھا جانے والی بڑی سڑک کے زیر آب حصہ پر پانی کافی اتر گیا ہے اور مسافر اس میں سے بآسانی گذر سکتے ہیں چنانچہ کل پانی اترنے کی وجہ سے سڑک پر مسافروں کی آمد و رفت میں پہلے کی نسبت بہت اضافہ ہو گیا۔

مسافروں کی سہولت کے پیش نظر کل وہاں ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ کل دن بھر خدام مسافروں کو پانی میں سے گذارنے کے علاوہ انہیں پانی پلاتے رہے۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا کامیاب جلسہ سالانہ

سیرۃ النبیؐ اور تربیتی موضوعات پر تقاریر

مورخہ ۵ جولائی بروز اتوار جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا اکتالیسواں (۴۱) سالانہ جلسہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ اجلاس اول کی صدارت کے فرائض مکرم و محترم سید لال شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کرمپورہ ضلع شیخوپورہ نے سرانجام دیئے۔ پہلا اجلاس ۹½ بجے صبح شروع ہوا۔ صدر صاحب محترم نے اجتماعی دعا کے بعد کارروائی کا آغاز فرمایا۔ مکرم حافظ عبدالرشید صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور ظہور احمد صاحب صاحب ناصر معلم وقف جدید نے نظم پڑھی۔ پھر مکرم سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ پھر مکرم سید سردار احمد شاہ صاحب پریذیڈنٹ مقامی نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم ملک محمد شفیع صاحب ننکانہ صاحب نے ایک تربیتی تقریر کی۔ اور جناب حکیم محمد عیسےٰ صاحب لاہور نے دوثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم ڈاکٹر عبیداللہ صاحب لاہور اور سید احمد علی شاہ صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریریں فرمائیں۔ ازاں بعد کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس

دو گھنٹہ کے درمیانی وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب ڈاکٹر عبیداللہ صاحب لاہور منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم حافظ عبدالرشید صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا۔ اس کے بعد مکرم سید بہادل شاہ صاحب لاہور نے تربیتی تقریر فرمائی۔ پھر مکرم سید سردار احمد شاہ صاحب نے ایک مختصر تقریر میں بعض قیمتی نصائح بیان فرمائیں۔ آپ کے بعد مکرم سید ولایت شاہ صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فاضل مقررین۔ قرب و جوار سے تشریف لائے ہوئے احمدی احباب کرام اور غیر از جماعت دوستوں کے جلسہ کی رونق میں اضافہ کا باعث بننے کا پرخلوص شکریہ ادا کیا۔ بالآخر جناب صدر صاحب محترم نے ایک مختصر سی صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد اجلاس کے خاتمہ کا اعلان فرمایا۔

مورخہ ۴ جولائی کو بہت بارش ہوتی رہی۔ جس کے باعث قریبی جماعتوں کے اکثر احباب جلسہ پر تشریف نہ لاسکے۔ لیکن اس کے باوجود بفضلہ تعالیٰ جلسہ بڑا پررونق رہا۔ جس میں ربوہ۔ لاہور۔ لائلپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ نانو ڈوگر۔ بھینی شرقپور۔ آنبہ چوڑا سگھر۔ دار برٹن اور میراں پور وغیرہ متعدد مقامات کے احباب شریک ہوئے مہمان نوازی کے جملہ فرائض مقامی احباب نے ادا کئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل صحت اور درازی عمر کے علاوہ اکناف عالم میں ترقی احمدیت اور غلبۂ اسلام کے لئے دردمندانہ دعا کی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ چار بجے سہ پہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(خاکسار محمد امین شاہ معلم سلسلہ عالیہ احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے کیپٹن ملک محمود احمد کا نکاح مکرمی چوہدری بشیر احمد صاحب (سابق ڈائرکٹر جنرل آف ڈیس پوزنز۔ پاکستان۔ کراچی) کی صاحبزادی عزیزہ امتہ الرؤف بیگم بی اے سے پانچ ہزار روپیہ -/۵۰۰۰ مہر پر مکرمی میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۵ جولائی بروز اتوار چوہدری صاحب موصوف کی کوٹھی واقع گلبرگ۔ لاہور میں پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک غلام فرید ۔ ٹمپل روڈ ـــــ لاہور

شکریۂ احباب

از مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

برادرم مکرم مرحوم و مغفور چوہدری عبداللہ خانصاحب سابق امیر کراچی کی وفات پر مجھے اس قدر احباب اداروجات کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کے خطوط وصول ہوئے ہیں۔ اور ہورہے ہیں کہ فرداً فرداً ان کا جواب دینا ناممکن ہے۔ مجھے احباب کے خطوط اور اداروجات اور جماعتوں کے ریزولیوشنوں سے بہت ہی تسکین ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اجر عظیم عطا فرمادے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو نہایت درجہ بلندئی درجات عطا فرماوے۔ مرحوم کی اولاد کو مرحوم سے بڑھ کر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق وافر عطا فرمادے۔ آمین

خاکسار: اسداللہ خاں بیرسٹر۔ ایٹ۔ لاء۔ وامیر جماعت احمدیہ ـــ لاہور

۱۱۔ کنال پارک (گلبرگ) ـــ لاہور

ماہنامہ الفرقان

نقد و نظر

ماہنامہ الفرقان ربوہ کا جون جولائی کا مشترکہ پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں حسب ذیل موضوعات پر مضامین شامل ہیں

(۱) پادری صاحبان سے تازہ دلچسپ تبادلہ خیالات (نجات کے متعلق مسیحی اور اسلامی نقطۂ نگاہ)

(۲) جماعت احمدیہ قادیان کی خدمات کا ایک پہلو

(۳) زمانہ مسیح موعود کی دو عظیم علامتیں

(۴) عیدالاضحیہ کی قربانیاں

(۵) مولانا غلام مرشد صاحب کا خطبہ عید قربان

یہ چند مستقل مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ "البیان" جس میں قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ نظمیں اور تبصرے و شذرات ہیں ـــ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ ماہنامہ کتنا ضروری اور قیمتی ہے۔ ماہناموں ہی میں ایسے مستقل مضامین شائع ہوسکتے ہیں روزناموں اور ہفت روزوں میں ان کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ الفرقان بجا طور پر ایک دینی علمی مجلہ کہلانے کا حقدار ہے۔ اور احمدیت کے مشہور و معروف عالم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی ادارت میں کئی سال سے شائع ہورہا ہے۔ اور روزبروز ترقی کررہا ہے۔ اگرچہ اس کی مالی حالت قابل رشک نہیں لیکن حتی الوسع وہ دین و علم کی خدمت بجالا رہا ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ خود بھی اس کو خریدیں اور دوسروں کو بھی خریدنے کی ترغیب دلائیں۔ قیمت سالانہ صرف پانچ روپیہ ہے جو اس کی خوبیوں کی لحاظ سے بہت کم ہے۔ الفرقان۔ ربوہ ضلع جھنگ سے ملے گا۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بچے نعیم احمد کی صحت خراب رہتی ہے۔ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

ام الفضل اہلیہ ملک عبدالعظیم دارالبرکات ربوہ

(۲) میرے ایک عزیز عبدالغنی ابن عبدالمجید صاحب کی ایک آنکھ کی بصارت جاتی رہی ہے اور سر درد کی تکلیف ہے۔ اور اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(عبدالخالق سابق مبلغ مغربی افریقہ و ایران)

ایک احمدی بچی کی شاندار کامیابی

عزیزہ ذکیہ پروین بنت مرزا نثار احمد صاحب فاروقی آف پشاور شہر نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان ۱۰۵۷ نمبر لے کر پاس کیا ہے۔ یونیورسٹی بھر میں اس نے سوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ۔ بزرگان سلسلہ اور احمدی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو سلسلہ احمدیہ اور والدین کے لئے مفید بنائے۔ اور آئندہ کی ترقیات کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ

پشاور شہر

صدقات کی رقوم برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

خاکسار نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کے شروع میں احباب جماعت کی خدمت میں تحریک کی تھی کہ صدقہ دینے کا ایک یہ طریق بھی ہے کہ نادار مریضان جو علاج کی استطاعت نہ رکھتے ہوں کے علاج کے لئے دوست رقوم صدقہ بھجوائیں۔ چنانچہ میری اس تحریک پر بہت سے احباب نے اس کار خیر میں حصہ لے کر رقوم بھجوائی ہیں۔ چند دوستوں نے اس مد میں ماہانہ رقوم کا بھی وعدہ کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ خاکسار حضور کے ہمراہ سفر پر ہے لہذا افسوس ہے کہ اس سے قبل صدقہ کی رقوم بھجوانے والے حضرات کی فہرست الفضل میں شائع نہ کرا سکا۔ اب یہ فہرست الفضل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب کرام ان دوستوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ جس مقصد کے لئے تحریک کی گئی تھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

فہرست معطی حضرات

نام	رقم
[ناظم] صاحب خدمت خلق قیادت ربوہ	۸۰/-
[بیگم] میر محمود احمد صاحب صدر ربوہ	۱۰/۱/۶
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ از متفرق رقوم صدقہ	۱۰۰/-
[بیگم] بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	۲۵/-
[بیگم] صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور	۴۱/-
[جماعت] احمدیہ چک ۳۸ جنوبی سرگودھا	۲۵/-
[بیگم] میر مسعود احمد صاحب ربوہ	۱۵/
[قری]شی محمد شفیع صاحب ایکسٹ ربوہ	۱۰/-
[نذ]یر احمد صاحب چنیوٹ	۱۰/-
[چو]ہدری ناظر علی خانصاحب چک $\frac{۸۸}{R-B}$ لائلپور	۲۴/۸
[لجنہ] احمدیہ لائلپور	۵۱/۸
[عبدال]رشید صاحب سیکرٹری مال چوہڑ منڈی شیخوپورہ	۱۱/۱۵/-
[چوہدر]ی محمد شفیع صاحب اشرف ربوہ	۲/-
[ممبر]ات غنایت بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۵۰/-
[ڈاکٹر] محمد نذیر صاحب کچہری بازار لائلپور	۲۰/-
[ما]سٹر چراغ دین صاحب عارف والا ضلع منٹگمری	۶/۶/-
[محمد] یوسف صاحب ملک داؤد خیل	۲۳/۱۰/-
[عب]د الکریم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گوجرانوالہ	۳۲/-
[عبد] الرحیم صاحب جماعت احمدیہ ڈاور ضلع جھنگ	۹/-
[طالب]ات و طالبات جامعہ نصرت گرلز ربوہ	۵۰/-
[محمو]د صاحب چک ۳۲۲ ج ب لائلپور	۴/-
[میا]ں عبد اللہ صاحب جماعت احمدیہ چک جھمرہ	۲۵/-
[میا]ں لال شاہ صاحب جماعت احمدیہ آنبہ	۴۸/-

نام	رقم
صغیر احمد صاحب انجمن احمدیہ تلونڈی کھجور والی۔ گوجرانوالہ	۱۵/۴/-
محمد نصیر صاحب سیکرٹری مال گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱۷/۱۲/-
چوہدری علی حسن صاحب رسالپور چھاؤنی	۳۵/-
صوفی سمیع اللہ صاحب سانگلہ ہل	۴۴/-
چوہدری نذر محمد صاحب دہڑی سندھ	۲۸/۱۰
ڈاکٹر نور الدین صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۵۸/-
غلام سرور صاحب نمبردار فواں کوٹ ۷۹ ضلع شیخوپورہ	۳۸/۸
عبد العزیز الدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ گجرات	۳۳/۸
رسول احمد صاحب انجمن احمدیہ ڈنگہ	۳۵/-
خیر محمد صاحب بلاک ۳ ڈیرہ غازیخان	۵/-
رفیع الدین صاحب بٹ لاہور	۱۸/۱۲
غلام احمد صاحب دکاندار چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۵/-
بنت خواجہ محمد شریف صاحب پشاور صدر	۵/-
بشیر احمد صاحب جماعت احمدیہ چک جمال	۱۶/۱۲
نصرت راشدی صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر	۲۲/۱۱
محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال چک ۳۵۷ ج ب لائلپور	۲۹/۱۰
محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال دیوا سنگھ ضلع ملتان	۶/-
مشتاق احمد صاحب ماموں کانجن ضلع لائلپور	۳۰/-
حافظ عبد الرشید صاحب مسجد احمدیہ سیدوالہ	۹/-
ماسٹر نذیر احمد صاحب لکڑالی ضلع گجرات	۲۰/-
غلام محمد صاحب پروپرائٹر گنج مغلپورہ لاہور	۲۶/-

نام	رقم
شیخ لطیف الرحمن صاحب دھرم پورہ لاہور	۵/-
محمد عبد اللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ	۴/-
حکیم محمد افضل صاحب فاروق اوچ شریف	۱۸/-
پیرزادہ بشیر احمد صاحب " "	۱۰/-
سعید احمد خانصاحب	۱۰/-
محمد عبد الوہاب صاحب " "	۱۰/-
محمد اشرف صاحب	۵/-
طاہر محمد خانصاحب شکرانی " "	۸/-
مولا بخش صاحب	۱/-
محمد شریف صاحب سیکرٹری مال نیو والی ضلع سیالکوٹ	۱۳/-
رشید احمد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری رحیم یار خاں	۴۰/-
میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۲۱/-
ماموں زاد بیگم صاحبہ بیگم شیخ فضل احمد صاحب لاہور ۲/۸ ماہانہ دیا کریں گی	۵/-
محمد نواز صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۲۷/-
بشیر احمد صاحب بھٹی کمرشل کالج راولپنڈی	۲۵/-
ڈاکٹر اعظم علی صاحب نئی منڈی گجرات	۵۰/-
سرفراز علی خان صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی	۲۵/-
محمد عمر خان صاحب اپیل نویس مانسہرہ	۲۶/-
ممتاز فقیر احمد صاحب سیکرٹری لجنہ پرانی سبزہ منڈی لاہور	۳۰/-
کرم الٰہی صاحب سیکرٹری مال چک ۵۶۵ گ ب لائلپور	۲۰/-
صدر صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۳۹/-
عبد الحفیظ خانصاحب جماعت احمدیہ ملک وال	۱۰/۱۲/-
مستری عبد الرحمن صاحب جماعت احمدیہ میانوالی	۵۰/-
ملک عطا محمد صاحب لاہور	۱۰/-
جنرل سیکرٹری صاحب وکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ	۱۴/۴
وحید سلیم صاحب پلیڈرمنگ لاہور	۱۰/-
محمد حاجی راجہ صاحب جماعت احمدیہ تنہ ابو مرزا ضلع جھنگ	۲۱/۱۰
محترمہ وسیم بشیر بیگم بیوہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور	۱۰/-
عبد الستار صاحب ناصر معلم بہلول پور ضلع سیالکوٹ	۲۴/-
شیخ عبد الرشید صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ شکارپور	۱۰/-
قریشی عبد العزیز صاحب " "	۳/-
کرامت اللہ صاحب " "	۲/-
محمودہ سلطانہ بیگم صاحبہ کوٹھی دار الحمد لائلپور	۴۰/-
ایم عبد الرحمن صاحب سوپرنٹنڈنٹ پنشنز۔ کوئٹہ	۱۰/-
ایم علی انور صاحب ڈھاکہ	۱/-

نام	رقم
رفیق احمد صاحب بھٹی سیکرٹری مال نبی سر روڈ سندھ	۱۴/-
فضل الرحمن صاحب اسلم صدر جماعت احمدیہ لودھراں	۳۴/۸
حافظ عبد الرحمن صاحب انجمن احمدیہ بچیکی ضلع شیخوپورہ	۲۰/-
فتح خانصاحب نمبردار چک سکندر ضلع گجرات	۱۵/-
محمد رفیق صاحب کھوکھر زداں کلی ضلع مردان	۵/-
شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور	۵۰/-
عبد العزیز صاحب حوالدار کلرک ڈھاکہ چھاؤنی	۲۰/-
عبد اللطیف خالد صاحب سیکرٹری مال خانپور ضلع رحیم یار خاں	۳۲/-
عبد الغفور صاحب بھٹی کنری سندھ	۲۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری خلیل الرحمن صاحب قلات بلوچستان	۱۰/-
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد ضلع حیدرآباد	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ قادر آباد ضلع سیالکوٹ	۶۸/-
مکرم میاں محمد یوسف صاحب حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۹۵/-
ملک بشیر احمد صاحب۔ بذریعہ قریشی محمد صادق صاحب	۲۶/-
مولوی عبد الستار صاحب واقف زندگی دفتر وقف جدید ربوہ	۵/-
شیخ عبد الوہاب صاحب جماعت کراچی یکصد روپیہ ماہانہ بھجوایا کریں گے	۲۰۰/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ٹھٹھہ صوبا سنگھ سیالکوٹ	۵۰/-
عبد المجید خانصاحب دار النصر ربوہ	۴۵/-
قریشی محمد عبد اللہ صاحب دفتر امانت تحریک	۵/-
شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور	۶۹/-
صالح الشبیبی صاحب	۵۰/-
عزیزہ بیگم صاحبہ نصر استقلال جھنگ مگھیانہ	۵/-
سید عابد حسین صاحب جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ	۲۶/-
بیگم صاحبہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور	۳۰/-
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ٹنڈو بارو ضلع نواب شاہ	۳۰/-
عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال	۳۵/۶
مرزا محمد انور صاحب لاہور	۵/-
عطاء اللہ خانصاحب پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ	۵۰/-
چوہدری غلام محمد صاحب گوٹھ امیر خاں ساہانی ضلع خیرپور میرس	۲۱/۱۰
بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	۲۰/-
ملک سراج دین صاحب بھیرڈیال	۶/-
جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا	۹/۴

ہوائی سفر کے زمینی انتظامات

اعداد و شمار اس بات کے شاہد ہیں کہ کراچی میں بندر روڈ کی بھیڑ بھاڑ میں جو خطرات اور حادثے پیش آ سکتے ہیں ان کے مقابلے میں ہوائی جہاز کا سفر زیادہ محفوظ ہے۔ مسافروں کی سلامتی کے لئے پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز (پی۔ آئی۔ اے) کے پاس بہترین فنی ماہرین پر مشتمل ایک بڑا عملہ ہے۔ یہ عملہ اس بات کا ہر ممکن خیال رکھتا ہے کہ کسی فنی غلطی کی وجہ سے کوئی حادثہ نہ پیش آئے اور ہوائی سفر لوگوں کے لئے پر مسرت ثابت ہو۔

کارخانوں کے انجینئر فنی ماہرین اور مشینوں کی جانچ پڑتال کرنے والے نہایت حساس آلوں کی مدد سے چھوٹے سے چھوٹے کل پرزوں اور تاروں وغیرہ کی جانچ کرتے ہیں۔ کسی ہوائی جہاز کو اس وقت تک پرواز کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جب تک یہ اطمینان نہ کر لیا جائے کہ اس کے تمام کل پرزے انتہائی عمدہ حالت میں ہیں۔ پی آئی اے کے ایک سپر کانسٹی لیشن کی دیکھ بھال اور صفائی پر ہر ماہ گیارہ ہزار انفرادی گھنٹے صرف ہوتے ہیں یعنی جو عملہ کام کرتا ہے اگر اس کے ہر کارکن کے انفرادی کاموں کے وقت کو جوڑا جائے تو مجموعی طور پر یہ وقت ایک ماہ میں گیارہ ہزار گھنٹے ہوگا اس کے علاوہ طیارہ کی میکانکی دیکھ بھال پر بالواسطہ مزید ۱۲ ہزار انفرادی گھنٹے ہر ماہ صرف ہوتے ہیں۔

کمپنی کے پاس مجموعی طور پر اکیس ہوائی جہاز ہیں۔ جن میں سے پانچ "سپر کانسٹی لیشن" تین "وائیکاؤنٹس" تین "کنویئر" اور دس "ڈیکوٹا" قسم کے ہوائی جہاز ہیں۔ ان ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ہزار تین سو آدمیوں کا عملہ مامور ہے۔ کارخانوں میں ہوائی جہازوں کی جانچ، صفائی اور مرمت کے ایک کروڑ روپے کے آلات لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے آلات اور کل پرزے جدید ترین قسم کے ہیں۔ اور وہ دنیا کے بہترین ساز و سامان میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں زیادہ مشینیں اور آلات پی۔ آئی۔ اے نے خود اپنے وسائل سے خرید ے ہیں۔ تقریباً ۱۲ لاکھ ۵۷ ہزار روپے کا سامان امریکہ کے بین الاقوامی امدادی ادارے آئی۔ سی۔ اے نے مہیا کیا ہے

طیاروں کے مختلف ساز و سامان کی جانچ کے منجملہ ایک نہایت اہم شعبہ ریڈیو ورکشاپ ہے۔ یہاں ہر چار سو گھنٹے کی پرواز کے بعد ترسیلی آلے جہاز رانی اور راڈار کے آلات جانچے جاتے ہیں۔ موسمی حالات کا پتہ دینے والے "راڈار" آلے کی جس کی مدد سے ہوا باز ڈیڑھ سو میل دوری سے کہر، طوفان، برفباری اور بارش کی کیفیت کا اندازہ کر لیتا ہے۔ اس کا معائنہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ مصنوعی طور پر مختلف موسمی حالات میں پیدا ہونے والے برقی سگنل پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ "راڈار" آلہ ان کا صحیح ادراک کرتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح "بلندی پیما" کی بھی جانچ کی جاتی ہے اس آلے سے ہوا باز یہ معلوم کر لیتا ہے کہ اس کا ہوائی جہاز کس بلندی پر پرواز کر رہا ہے۔

ریڈیو ورکشاپ میں مشینوں کی جانچ کرنے کے جو آلات ہیں انہیں ایک انتہائی جدید قسم کا آلہ وہ ہے جس سے ریڈیائی ترسیلی آلہ (ٹرانسمیٹر) کے طول موج کی جانچ کی جاتی ہے یہ آلہ امریکی بین الاقوامی امدادی ادارہ کی مدد سے حاصل کیا گیا ہے (یہ ایک نہایت حساس آلہ ہے جو یہ بتاتا ہے کہ تمام ترسیلی آلے اپنے مقررہ ریڈیائی پیمانے یا طول موج پر کام کرتے ہیں یا نہیں) "سپر کانسٹیلیشن" طیارہ کے چھ سو برقی پرزوں یا اجزاء کی صفائی اور جانچ پڑتال برقی آلات کے کارخانہ میں ہوتی ہے یہیں انجنوں کے احتراقی نظام بلندی پیما، پرواز کی رفتار جانچنے والے آلے، انجن کی گردش کو ظاہر کرنے والے آلے، ہوائی جہاز کے اوپر جانے کی رفتار ظاہر کرنے والے آلے، چکر الوں (جیراسکوپ) اور ہوائی جہاز پر قابو رکھنے والی خودکار مشینوں کی جانچ ہوتی ہے۔ آخر الذکر پیچیدہ مشین کو جانچنے والا آلہ آئی۔ سی۔ اے نے مہیا کیا ہے۔ مذکورہ بالا مشین میں یہ خوبی ہے کہ جب ایک مقررہ بلندی پر ہوائی جہاز سیدھا پرواز کر رہا ہو تو ہوا باز کی جگہ یہی مشین ہوائی جہاز کو قابو میں رکھ سکتی ہے۔ اور اس وقت ہوا باز کو متوجہ رہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہوائی جہازوں کے بعض ایسے اہم اور نازک پرزوں جیسے بیرنگ وغیرہ کو، جنہیں نہایت صاف رہنا چاہیئے، ان کو مافوق الصوتی صفائی کے آلوں میں صاف کیا جاتا ہے۔ ان آلوں میں ایک خاص قسم کا تیل ہوتا ہے۔ جس پر یہ پرزے ڈال دئے جاتے ہیں۔ اور پھر انہیں بہت تیز ارتعاش سے مرتعش کیا جاتا ہے۔ جس کا تعدد، آواز کی لہروں کے ارتعاشات کے تعدد سے زیادہ ہوتا ہے ان شدید ارتعاشات کی رگڑ سے ہر قسم کا میل صاف ہو جاتا ہے اور پھر ان پرزوں کو بالائی سرخ شعاعوں کی گرمی سے خشک کر لیتے (اوون) میں رکھ کر سکھایا جاتا ہے۔ انجن کی مکمل صفائی اور درستی کرنے والے کارخانہ میں انجن کے بڑے بڑے کل پرزے۔ مٹی کے تیل۔ ٹرائکو۔ میگنیشیم اور دوسرے محلولوں کے بڑے بڑے حوضوں میں ڈوبے رہتے ہیں تاکہ ان پر کاربن کی جمی ہوئی تہہ دور ہو جائے محلول اور گرم پانی سے چکنائی بڑی حد تک دور ہو جاتی ہے۔ لیکن چھوٹے چھوٹے کل پرزوں پر جو گرد جمی رہ جاتی ہے۔ اس کو "ریگ سیلی" کی زد میں رکھ کر صاف کیا جاتا ہے۔

مذکورہ کارخانہ میں ان شگافوں کو جو آنکھوں سے دیکھے نہیں جا سکتے۔ معلوم کرنے کا جدید ترین آلہ بھی موجود ہے جس کا اصطلاحی نام "زائیگلو" ہے اس آلے کے ذریعہ انجن کے اس حصہ پر جس کا معائنہ مقصود ہوتا ہے

ایک خاص قسم کا سیال مادہ لگا کر اور پھر بالائے بنفشی روشنی ڈال کر باریک سے باریک شگاف کا بھی پتہ چلا لیتے ہیں۔ مسلسل استعمال سے کھلی تندیں (ویلو) اور ان کے سہارے (بیرنگ) گھس جاتے ہیں۔ چنانچہ دھاتوں کی تہہ چڑھانے کے شعبے میں ان کی ضخامت کو اصلی حالت میں لایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ ان پر گیارہ مختلف قسموں کی دھاتوں میں سے کسی ایک دھات کی تہہ چڑھا دیتے ہیں۔

جب ہوائی جہاز کے کسی پرزے کی مرمت مقصود ہوتی ہے تو اس کو مرمت کے چھوٹے کارخانے میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس کارخانہ کے زیادہ تر آلات اور مشینیں آئی۔ سی۔ اے نے فراہم کی ہیں۔ جب انجن کے تمام کل پرزوں کی جانچ پڑتال مرمت اور صفائی ہو جاتی ہے اور ان کو دوبارہ فٹ کر دیا جاتا ہے تو انجن کی آخری بار جانچ ہوتی ہے۔ اس جانچ کے لئے ایک خصوصی اسٹینڈ ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز کے پنکھوں کو مختلف رفتار سے چلایا جاتا ہے اور انجن کے کام کرنے کے متعلق پوری طرح اطمینان کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہی ہوائی جہاز کو اڑانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ میکانکی کارکنوں کی زبان میں انجن کے مختلف کل پرزوں کو اس قدر درست انداز میں اور اتنی ہی ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنا چاہیئے کہ یہ ہم آہنگی گویا نغمہ عندلیب کا سا احساس پیدا کرے۔

پاکستان میں نمک سازی کی صنعت

پاکستان کی صنعتوں میں ایک صنعت نمک سے متعلق ہے۔ لیکن اس اہم صنعت سے متعلق لوگوں کو بہت کم واقفیت ہے نمک کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر انسان کے جسم میں نمک نہ ہو تو وہ چند گھنٹوں میں مر جائے گا۔ اسی طرح بہت سی صنعتیں بھی ایسی ہیں کہ اگر ان میں نمک استعمال نہ کیا جائے تو وہ ختم ہو جائیں گی۔ اندازہ ہے کہ نمک چودہ ہزار مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے پاکستان میں نمک کی بیشتر مقدار پنجاب میں کھیوڑہ کی پہاڑیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن کراچی سے بارہ میل دور ماری پور کے پاس اور دیہی کے مقام پر ایک مختلف طریقے سے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

کراچی سے براہ ماری پور سینڈز پٹ جاتے ہوئے دور سے نمک کے سفید سفید ڈھیر نظر آتے ہیں۔ ان مقامات پر بڑے بڑے تالابوں کی شکل میں سمندر کا پانی جمع کیا جاتا ہے۔ پھر اس پانی کو بھاپ بنا کر اڑا دیا جاتا ہے اور اس طرح سمندر سے براہ راست نمک حاصل کر لیا جاتا ہے۔ امریکہ کی ریاست یوٹاہ گریٹ سالٹ لیک نامی جھیل سے بھی تقریباً اسی طرح نمک حاصل کیا جاتا ہے ماری پور میں سمندر کا پانی نالیوں کے ذریعے تالابوں میں جمع کیا جاتا ہے اور اس کے بعد سورج کی قدرتی حرارت کے ذریعہ پانی خشک کر دیا جاتا ہے۔ پاکستانی ٹھیکیدار اس نمک کی بیشتر مقدار صنعتوں میں استعمال کرتے ہیں جبکہ لاہوری نمک زیادہ تر کھانے کے کام آتا ہے۔

پاکستان اور امریکہ دونوں میں نمک زیادہ تر دواؤں کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیابیطس کی مشہور دوا انسولین کی تیاری میں بھی نمک سے کام لیا جاتا ہے۔

گریٹ سالٹ لیک نہایت کھاری پانی کی ایک خوبصورت جھیل ہے جو طول و عرض میں ریاست چترال کے برابر ہے اور ایک چھوٹا سا سمندر کہی جا سکتی ہے۔ اس جھیل کے پانی میں نمک کا تناسب سمندر کی نسبت آٹھ گنا زیادہ ہے۔ جھیل سے نمک نکالنے کا آغاز ایک سو دس سال قبل ہوا۔ اس زمانہ میں نمک پرانے بے ڈھنگے طریقوں سے نکالا جاتا تھا۔ لیکن اب وہ ان ہی طریقوں سے نکالا جاتا ہے جو پاکستان میں مروج ہیں۔

خوش قسمتی سے پاکستان اور امریکہ دونوں میں نمک کا مستقبل امید افزا ہے گریٹ سالٹ لیک میں پانچ ارب ٹن نمک موجود ہے۔ جو ایک ہزار سال تک ساری دنیا کی نمک کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح پاکستان کے کنارے سمندر بھی موجود ہے جس سے نمک حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (ماخوذ)

"جماعت احمدیہ کا یہ کارنامہ انتہائی طور پر قابل تعریف ہے"

"اس جماعت کے نوجوانوں نے جو مثال قائم کر دکھائی ہے وہ ہر لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس کی تقلید کی جائے"

کراچی میں فضل عمر خیراتی شفاخانے کے قیام پر پندرہ روزہ انگریزی اخبار "گڈ ول" کا تبصرہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے "فضل عمر خیراتی شفاخانہ" کے نام سے جو ڈسپنسری قائم کی ہے۔ کراچی کے پندرہ روزہ انگریزی اخبار "گڈ ول" نے اسے ایک عظیم کارنامہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے خدمت خلق کی جو عظیم الشان مثال قائم کر دکھائی ہے وہ ہر لحاظ سے اس قابل ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس کی تقلید کریں اخبار نے ڈسپنسری کی تعمیر کے سلسلہ میں خدام کی رضاکارانہ خدمات کے متعدد فوٹو شائع کر کے دکھایا ہے کہ کس طرح تعلیمیافتہ نوجوان خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ہو کر مزدوروں کی طرح کام کر رہے ہیں اخبار کے تبصرے کا مکمل اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

"جماعت احمدیہ کے نوجوان بنی نوع انسان کی خدمت کے صحیح جذبے سے کام لیتے ہوئے آج کل خدمت خلق کا ایک بے نظیر کارنامہ سرانجام دینے میں مصروف ہیں انہیں بڑے بڑے تاجر اعلیٰ سرکاری افسر، ڈاکٹر، قانون دان اور کالج کے طلبہ الغرض ہر طبقے اور مرتبہ کے لوگ شامل ہیں۔ انہیں مزدوروں کی طرح کام کرتے ہوئے دیکھنے سے ایک عجیب نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ یہ لوگ کراچی میں مارٹن روڈ پر "فضل عمر خیراتی ڈسپنسری" کی عمارت کے لئے چار کمرے تعمیر کرنے کے سلسلہ میں روزانہ شام کو تین گھنٹے مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے ہیں اس طرح انہوں نے عمارت کی بنیادیں کھودنے اور انہیں کنکریٹ سے بھرنے کا کام خود سرانجام دیا۔ اپنی ان کوششوں کے نتیجہ میں انہوں نے دو ماہ ہوئے فضل عمر خیراتی ڈسپنسری کو ایک ہسپتال میں تبدیل کر دکھایا ہے۔

فضل عمر خیراتی ڈسپنسری جدید طرز کی ایک خوبصورت اور دلکش عمارت میں قائم ہے۔ ڈسپنسری پوری باقاعدگی سے چل رہی ہے اور اس میں روزانہ بہت بڑی تعداد میں مریض آ کر دوائیں وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ ڈسپنسری کو دو ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹروں کی خدمات حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور و معروف لیڈی ڈاکٹر مسز محمودہ ابن نذیر احمد ہیں راقم الحروف کو معلوم ہے کہ یہ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ گزشتہ دو ماہ سے یعنی جب سے کہ یہ ڈسپنسری قائم ہوئی ہے۔ باقاعدگی کے ساتھ رضاکارانہ طور پر خدمات بجا لا رہی ہیں۔ یاد رہے کہ ڈسپنسری کی افتتاحی رسم کراچی کے (سابق) چیف کمشنر جناب این ایم خان صاحب سی۔ ایس۔ پی نے ادا کی تھی اور پانچسو روپے بطور عطیہ دئے تھے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر منتظمین نے اب اسے وسعت دیکر پوری طرح سازوسامان سے آراستہ کلنک میں تبدیل کرنیکا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نے مزید کمرے تعمیر کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے یہ مجلس سابق چیف انجنیئر سید غلام مرتضےٰ صاحب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد اور تعمیر کمیٹی کے صدر نذیر احمد صاحب کی رہنمائی میں اس امر کی پوری کوشش کر رہی ہے کہ اراکین مجلس کی رضاکارانہ خدمات سے فائدہ اٹھا کر کم سے کم لاگت میں نئے کمرے تعمیر ہو سکیں۔ بلاشبہ ان لوگوں نے خدمت خلق کی ایک بہت بڑی مثال قائم کر دکھائی ہے۔ شہر میں طبی سہولتوں کی کمی اور رضاکارانہ خدمت کے قابل قدر جذبے کے عام فقدان کے پیش نظر جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا یہ کارنامہ انتہائی طور پر قابل تعریف ہے۔ انہوں نے جو مثال قائم کر دکھائی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ ہماری معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی تقلید کی جائے۔ ہماری سابقہ ناکامیوں کی ایک بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہم میں سماجی اور شہری احساس کا فقدان تھا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے خاطر زندگی بسر کر رہا تھا۔ قوم کی خاطر نہیں۔ آؤ ہم بھی ان رضاکار نوجوانوں کی تقلید کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو از سر نو صحیح خطوط پر استوار کریں اور اسی طرح قومی خدمت کا فریضہ بجا لائیں جس طرح یہ لوگ اس فریضے کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔"

("گڈ ول" کراچی ۱۵ جون ۱۹۵۹ء)

امریکہ اور روس کے تعلقات

نیویارک ۱۴ر جولائی۔ مسٹر کوزلوف نائب وزیراعظم روس نے ایک بیان میں اپنے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ روس اور امریکہ کے باہمی تعلقات پر امن بات چیت کے ذریعے رفع ہو سکتے ہیں اور انہیں دور ہو جانا چاہیے مسٹر کوزلوف امریکہ کے پندرہ دن کے دورے کے اختتام کے بعد ماسکو روانہ ہونے سے پیشتر ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ روس نے برلن کے بارے میں جو موقف اختیار کیا ہے۔ اسے کسی صورت میں بھی الٹی میٹم خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر وزرائے خارجہ نے جنیوا میں صبر و تحمل سے کام لیا تو اس مسئلے میں کامیاب ہو جائیں گے

بلب کے نئے کارخانے قائم کئے جائینگے

کراچی ۱۴ر جولائی۔ ملک میں بجلی کے بلب کی موجودہ قلت اور اس امر کے پیش نظر کہ ملک میں تیار ہونے والے بلب درآمدی بلبوں سے بہت زیادہ گراں ہوتے ہیں۔ مرکزی حکومت مشرقی اور مغربی پاکستان میں بلب بنانے کی ایک ایک فیکٹری قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے

لائل پور میں روزگار کی صورت حال

لائلپور ۱۴ر جولائی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ماہ جون میں ۳۳۶۵ افراد نے اپنے نام مقامی دفتر روزگار میں رجسٹر کرائے تھے۔ ان میں ۲۷ سابق فوجی اور ۱۱ عورتیں اور ۲۲۳۵ دوسرے افراد جو ۶۲ پیشوں سے تعلق رکھتے تھے شامل ہیں۔ اسی ماہ جن لوگوں کو روزگار مہیا کیا گیا۔ ان کی تعداد ۱۰۷۰ تھی جن میں ۱۰ سابق فوجی ۱۳ عورتیں اور دوسرے افراد تھے جون کے آخر میں ابھی ۱۳۸۰۵ افراد روزگار کے متلاشی تھے۔

سات سو مسلح برمیوں نے تھائی لینڈ میں پناہ لی

بنکاک ۱۴ر جولائی۔ تھائی لینڈ کے پولیس حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ رائفلوں سے مسلح اور گھوڑوں پر سوار سات سو برمی باشندے جو دو جولائی کو سرحد پار کر کے تھائی لینڈ میں داخل ہو گئے تھے۔ انہوں نے تھائی لینڈ میں سیاسی پناہ دے لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ برما کی اس فوج میں شامل تھے۔ جو چینی قوم پرستوں کے خلاف جنگ کر رہی تھی

درخواست دعا

میری خالہ صاحبہ محترمہ اہلیہ چوہدری نور احمد صاحب سنوری۔ راولپنڈی میں دل کے دورہ اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عنایت اللہ کارکن نظارت تعلیم ربوہ